7328 ـ بیوی اسلام سے مرتد ہو گئی

سوال

مجھ سے ایك بھائی نے سوال كیا كہ:
جب اس كی بیوی اسے یہ بتائے كہ اس كے بعد وہ مسلمان نہیں رہنا چاہتی، وہ اللہ تعالی كی موجودگی پر تو ایمان ركھتی ہے، لیكن وہ مسلمان نہیں رہنا چاہتی، اس كا كہنا ہے كہ اگر اس سے وہ جہنم میں بھی چلی جائے تو اس كے لیے اس كی كچھ اہمیت نہیں، اس نے نماز ادا كرنا بھی ترك كردی ہے، اور خود اور اپنی بیٹی كو پردہ بھی نہیں كرواتی بلكہ پردہ اتار دیا ہے(اس كی یہ بیٹی سائل میں سے نہیں) اس كا كہنا ہے كہ اب كے بعد وہ دونوں اسلام پر نہیں چلیں گی" اور اس نے یہ بھی كہا كہ: وہ منتقل ہونا چاہتی ہے.
مولانا صاحب: ہم جانتے ہیں كہ جب یہ عورت مرتد ہو چكی ہے تو كتنی جلدی ہم تصرف كریں، یہ ہمیں علم ہے، تو كیا بھائی كی شادی پر یہ اثر انداز ہو گی؟
اور كیا ان كی شادی چل رہی ہے؟
اور كیا وہ عدت گزارنے والی عورت كے حكم میں آتی ہے؟
اور كیا بھائی اسے چھوڑ دے، اور كیا وہ اس كے ساتھ گھر میں رہ سكتا ہے (اس عورت نے گھر چھوڑنے كا مطالبہ كیا ہے، اور گھر میں كچھ مجمسے وغیرہ لے آئی ہے جو كہ حرام ہیں) ؟
اس سے ہو سكتا ہے فتنہ اور فساد پیدا ہو اور اس كی ان كاموں كی بنا پر اس بھائی كا ایمان كمزور پڑ جائے ؟

پسندیدہ جواب

الحمد للہ.

اس میں كوئی شك نہیں كہ یہ حالت ایسی ہے كہ اس نے ایمان پر كفر كو اختیار كر لیا ہے، اور وہ اسلام میں باقی نہیں رہنا چاہتی، بلكہ اسلام اور اسلامی شعائر میں طعن و تشنیع كر رہی ہے، اور اسلامی تعالیم كی مخالفت كر رہی ہے، تو اس حالت میں وہ مرتدہ اور كافرہ ہوگی اسے اپنے عقد میں ركھنا جائز نہیں.

اللہ سبحانہ وتعالی كا فرمان ہے:

اور تم كافروں كی عصمتوں كو نہ روكو .

یعنی جب بیوی كافر ہو تو اس كے لیے اسے اپنی عصمت میں ركھنا جائز نہیں، اس لیے اسے اپنی بیوی كو وعظ و نصیحت كرنی چاہیے، اور اس پر حجت قائم كردینی چاہیے اور پھر اسے چھوڑ دے.

اور اگر وہ کسی ایسے علاقے میں رہتا ہے جہاں اسلامی حکمرانی اور شرعی عدالتیں ہیں تو وہ اس معاملے کو قاضی کے پاس شرعی عدالت میں لے جائے تا کہ وہ اس سے توبہ کرنے کا مطالبہ کرے، اگر تو وہ توبہ کر لیتی ہے تو ٹھیك وگرنہ اس میں اللہ تعالی کا حکم نافذ کیا جائے، اور وہ حکم قتل ہے کیونکہ رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم کا فرمان ہے:

" جو اپنا دین بدل دے اسے قتل کردو"

اور اگر وہ اس کی طاقت نہیں رکھتا اور اس کے ملك میں اسلامی حکومت نہیں اور نہ ہی شرعی عدالتیں ہیں، تو میں یہ نہیں کہتا کہ وہ اسے مکمل طور پر چھوڑ دے، اور اس کے لیے اس کی صریح کفر کرنے کے بعد اس سے معاشرت کرنا جائز نہیں ہے.